سوال

(1191) اختلاط اور میل جول

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

حدیث نبوی (لا تصاحب الا مومنا۔۔۔الخ) "ہمیشہ کسی مومن ہی کی صحبت اختیار کرو اور تیرا کھانا کوئی متقی ہی کھائے۔" اس حدیث کا کیا مفہوم ہے؟ اور اس کے کیا حدود ہیں کہ میں کسی مسلمان کو اپنے گھر میں داخل نہ کروں اور اسے کھانا نہ کھلاؤں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مسلمان کے لیے اس کا دستور زندگی واضح فرمایا ہے۔ اس سے یہ ہرگز مراد نہیں ہے کہ کسی مسلمان کے لیے کسی صالح مومن کے علاوہ کسی کو کھانا کھلانا جائز نہیں ہے۔ بلکہ مقصد یہ ہے کہ آپ کا اختلاط اور دلی میل جول ہونا اور کسی مناسبت سے کسی کو کھانا کھلانا خواہ وہ کافر ہو یا فاسق، دو الگ الگ باتیں ہیں۔ ایسے لوگوں کو کھانا کھلانا یقیناً جائز ہے لیکن دستور زندگی نہیں ہونا چاہئے۔ جیسے کہ دوسری حدیث میں ہے:

"مَن جَامَعَ الْمُشرِکَ، فھومِثلُهُ"

''جو کسی مشرک کے ساتھ اشتراک و میل جول رکھے، وہ اس کی مانند ہو گا۔'' (سنن ابی داود، کتاب الادب، باب من یومر ان یجالس، حدیث: 4832 وسنن الترمذي، کتاب الزھد، باب صحبة المومن، حدیث: 2305 صحیح ابن حبان: 314/2، حدیث: 554۔)

ایک اور حدیث ہے:

"اَلْمُسلِمُ وَالْمُشرِکُ لَاتَرَاءَیٰ نَارَاھُمَا"

''مسلمان اور مشرک کو ایک دوسرے کی آگ نظر نہیں آنی چاہئیں۔'' (سنن ابی داوٗد، کتاب الجھاد، باب فی الاقامة بارض الشرک، حدیث: 2787 والمعجم الکبیر للطبرانی: 251/7، حدیث: 7023۔)

مقصد یہ کہ ان کی سکونت ایک دوسرے سے بہت فاصلے پر ہو۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

احکام و مسائل، خواتین کا انسائیکلوپیڈیا

صفحہ نمبر 837

محدث فتویٰ